

گران فرنگ

لورنڈا کیزلونگ

ایک امریکن عجائب خانہ آرائشی
ٹزانن کی تاریخ میں ایک موڑ کی
نمائش کرتا ہے جب یوروپین فنکار
اپنے ذوق کے برعکس مشرقی ذوق
کی اشیاء تیار کرنے لگے تھے۔



برمنگھم کی ایک اینڈ سی اوسٹر انگلینڈ
کی ان بو گھپتیوں میں سے ایک ہے
جنہوں نے ہندوستان میں اپنے شوروں
فائد کئے اور راج گھروں کے لئے بیشتر
شیشی کے سلطان آرائش فراہم کی۔ یہ
آرام کرسی اوسٹر نے ۱۸۹۵ کے قریب
بنانی توہنی اب سان فرانسیسکو،
کیلیفورنیا کی آن لینڈ گورنمنٹ گینڈ
کی ملکیت ہے جس نے نمائش کے لئے
ستعار دیا ہے۔

جگہاتے اور گل دار کی پاٹ کرتے قانون ممنوعیتی دیجواروں میں پوست

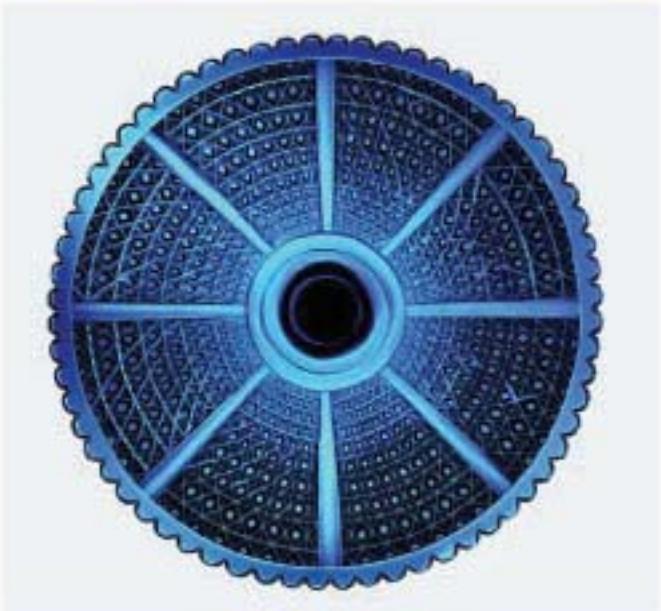
ماریاں اور سینریں آنکھوں کو خیرہ کر دینے کے لئے کافی ہیں لیکن اگر کبھی ہوریں مصنوعات ایک مکان کی چار دیواریوں میں محصور کر دی جائیں تو یہ شایدی کسی کو اپنی بحالتی دکشی سے سکھ رکھیں۔ ایک وقت تھا جب شیخ کے آرائش ساز و سامان کا کوئی وجود نہ تھا کیونکہ کوئی انہیں ایک دوسرے سے جوڑتے کے قلن سے واقف نہ تھا اور دوسرے یہ کہ کسی نے ایسی مصنوعات بخانے کی خواہی نہ کی تھی۔

لیکن ۱۹۰۰ءی معدی کے نقش آخر میں صورت حال میں ایک تبدیلی رفما ہوئی۔ فرشگ سازی کی ہاتھ کے اس قبر معرفت لیکن نویسٹ کے اہمبار سے منزدہ مانتے ہیں، یورپی دستکاروں نے ہندوستانی خواہ کے ذوق کے مطابق مسوغہ، کریاں، ممنوعیتی اور بڑے بڑے قانونی جسمی گھر بیوچیوں پر کیس۔ ابھی تک شرق کے الی ہر، جموں یورپیوں کے مطابق اپنی مصنوعات بناتے آئے تھے لیکن اس پھولے سے عرصے میں ہزار دوستکاری کی روشنی پاٹا رخ بکسر بدل دیا تھا۔

شیخ کے فرشگ ڈیزائن کے اس منزدہ دیکھا ہدی کی حملک "مہاراجا ڈاں کے ہٹوریں شیخ" امراء ہند کے لئے یورپی طرز کے شیخ کے فرشگ "نام" کی ایک نمائش ۳۰ نومبر سے ہنلاکی چاری ہے۔ یہ نمائش یا اگر جھرنتے سے ۲۱۰ کلومیٹر دور شرق کی جانب ٹھال مغربی نجدیہ کے میں واقع ایک نادرونا یا امریکی عجائب گھر، بکریہ کا اس سے پاس قبیل اور تاریخی ہٹوریں مصنوعات کا دنیا کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ اس کے شور و روم کو دیکھنے کے لئے جہاں لوگ جو حق درج حق آ رہے ہیں، وہیں اس نے اپنے عطیات دہنگان کے لئے ایک چورہ روزہ دوڑہ ہنکار پر گرام بھی بھیڑا ہے۔ ۱۴ نومبر سے ۳۰ نومبر تک وہ ان ہندوستانی محلوں کا دوڑہ کریں گے جنہیں

شیخ کے ان درختان فرشگ نے زست بخشی تھی۔ گوالیار کا پچھے والاس گل جہاں دنیا کے دو سب سے بڑے قانون متعلق ہیں، اودے پور کے سٹی ہلیس کی ہٹوریں گلریاں، اور پٹیالا کاموٹی پاٹ گل جہاں ایک دیہ زیب ہٹوریں فوارہ موجود ہے۔ دوسرانی سیاحت یہ لوگ فیر و راپاں، اتر پردیش میں شیخ کی مصنوعات کی تیکڑیاں بھی بیکھیں گے جہاں صدیوں سے ہندوستانی دستکار، قانون، علتری شیدیاں، چندیاں، بیوالے اور مریضاں بناتے کے لئے شیخ کو جاؤ دیتے، نقش و لکڑا بناتے، پھونک مار کر بخلاتے، ہاال بناتے اور رکنی مسی عکھکیں استعمال کرتے آئے ہیں۔

گذشت ۳،۵۰۰ سالوں سے شیخ کا استعمال کرنے کیوں آ رائشوں، سیز پر استعمال کے جانے والے برخول اور روشنی کے قلموں میں کیا جا رہا ہے۔ شیخ کی یہ تاریخ میوزم



باتیون: اس فانوس میں سبز شیشه کے تین شیڈ استعمال کئے گئے ہیں، اسے ایف اینڈ می اوسلر نے ۱۸۶۰ اور ۱۸۸۰ کے درمیان تیار کیا تھا۔ یہ کورنٹگ میوزیم آف گلس میں مستقلًّا رکھا ہے، اوسلر نے اب تک موجود دو صوب میں بڑے فانوس بقاتی جن کا ورنہ تین تین لفڑیں ہے۔ انہیں گواہیار کے جو ولاں محل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اوپر باتیون: یہ لمبو ترا خانہ جس میں تین شیشه دار الماریان ہیں ۱۸۸۰ کے عشیرے میں ایف اینڈ می اوسلر کی ڈیزائن کی ہوتی اشیاء میں بہت مقبول ہوا، ان میں سے کتنی ایک گواہیار اور اونٹ پور کے محلات میں موجود ہیں۔

داتیون: یہ نیلی شیشه کی میز جس کی ایک سائیڈ اور بالائی حصہ نکھایا گیا ہے ایف اینڈ می اوسلر نے ۱۸۸۰ اور ۱۸۸۵ کے درمیان بنایا تھا اور کورنٹگ میوزیم آف گلس میں مستقلًّا رکھی ہے۔ یہ میز کے سنتی میٹر اونچی ہے اور اس کے بالائی حصے کا قطر ۲۳.۶ سنتی میٹر ہے۔



شیش گری جنون ہو گئی۔

بعد اس لٹلنے سے میں بن میں پہنچنے کے بعد کہہ دکھنی
میں شیش سازی کا ایک پروگرام شروع کیا۔ "جل" ۱۹۱۵ء میں ۲۰
گیکا بس جاپان میں اکادمی کا اعلان کیا۔ آرٹ گلیز ہے شیش
بکی اپنے پارے ۱۹۲۸ء میں لے لیتے ہوئے تھے میں تزار کیا گیا تھا۔ یہ میں ان
پارے کو نیک سینے میں آف گلاس میں سکھا کر کے ہوئے ہیں۔ "مردو
میں شیش گری کی دیباں" کے عنوان سے یہ ناٹلی میں رکھے
ہیں جو کوئی گلری، شیخوں میں بیٹھے ہوئے ہے۔

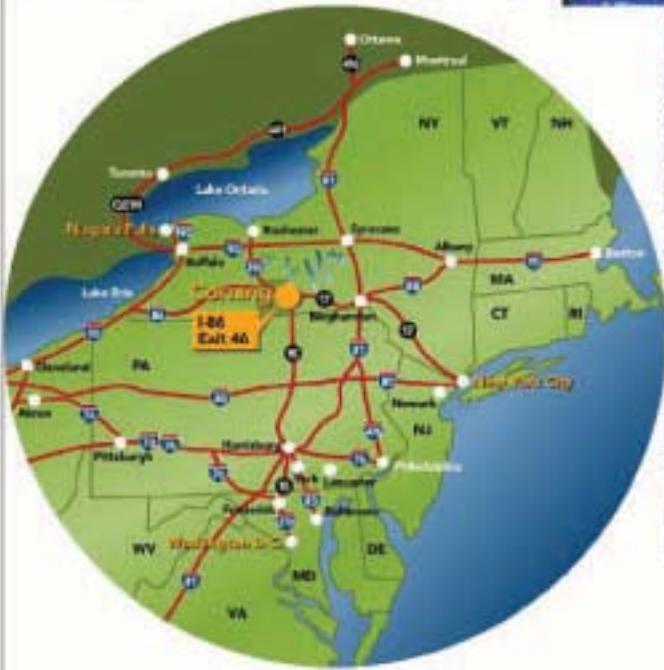
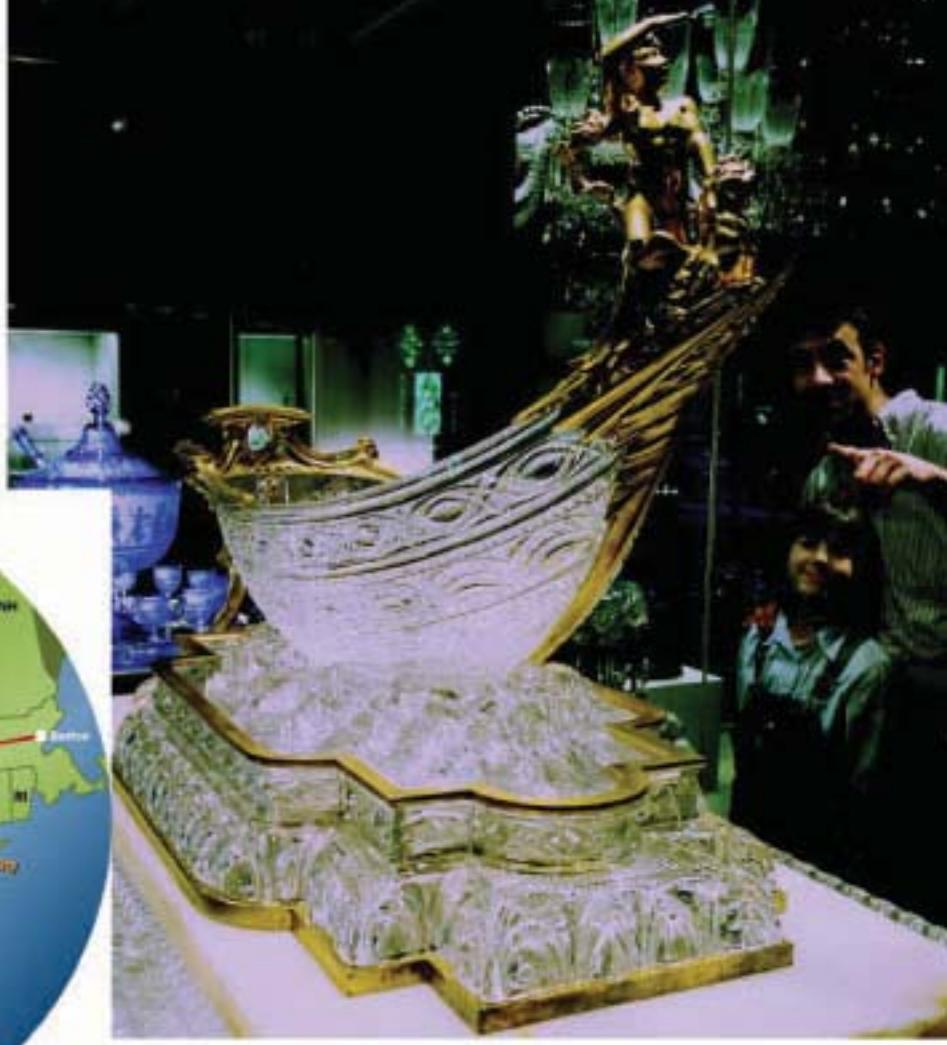


امریکن شیش گری

اسٹولو گلاس کی تحریک جو کہ ہوسی صدی کی سے زبردست اور ہائی طرف آرٹ میں شیش کی پرانی امریکی رہائش کی نامہ بھی
آخری تحریک شیش گری جی اپنے کے نولینہ و میڈیم آف آرٹ میں کرتے ہوئے چار ٹریب کے جام میں جو انجویں صدی کی آخری
شروع ہوتی۔ وہاں پاروی کے لٹلنے سے جو آرٹ نیچر اور شیش گردہ دہائی میں فی باکس ایک دیگھی نے کوئی، تجیا رک میں ہیجا تھا۔
چکے تھے مارچ اور جون ۱۹۶۳ء میں شیش گری کی دو ہماریکی ورکشاپ کا شیش میں پھوک بھری گئی، اس کو تاشا گیا اور ننانے میں رکھا گئی۔ یعنی
انتحار کیا۔ امریکہ میں جب شیش گری اور وگر قون کی تجویز ہو گئی تو خفج گلوں کی دیباں سے زیادہ تھوڑیں میں ہیجا گیا۔ اسی دلکشی اور
شیش گری کے فکاروں کوئی راہوں اور کچھ کے طریقوں کی خالی ہوئی محل کی وجہ سے یہ اشیاء غیر معمولی ہو گئی ہیں۔ کوئی سینے میڈیم آف
انھوں نے بھروسازی اور صارف میں امکانات دیکھے۔ لٹلنے نے شیشے گلاں، "اپنالک دی رین پا" کے ذریعہ ان ناٹلی میں جو کم کوئی بھر جک
کے بھجن ایک سائنسدار نوئی نیک لائیٹ کے ساتھ میں کام شروع کیا۔ جاری رہے گی گز شرودھدیوں کے بہترین نمونے رکھے ہیں۔ □

انھوں نے شیش پھلاتے کے لئے ایک پھولی ہی کم خرچ بھلی جاری کی جو
بڑی کامیاب رہی۔ اس کی وجہ سے فکاروں کے لئے اپنے اسٹولو میں کوئی سینے میڈیم آف گلاس <http://www.cmog.org> کے مواد سے مادو





ذکر بولانائش کی سہ تسمیں ہیں۔ ایل مین کہتی ہے، ”تصویر محض کو کوئی کرسی پر بے کی طرح چکدار رکھتی ہے، لگنے ہیزے کی طرح شعاع نور کو مٹھن کر سکتی ہے اور ہماری بھی بیٹھنے کے کام آئتی ہے، ان تمام لوگوں کو حیرت میں داخل سکتا ہے جنہوں نے ۱۹ویں صدی کے نصف آخر میں پہلے پہل بُوری سی فرشتہ کو دکھا ہوگا۔“ دو تک میوزیم آف گالاس اسی عرصہ تک جو انی کے احسان کو پورے اپنے اجاگر کرنا چاہتا ہے۔ ”اس نمائش میں ۳۲ میٹر بلند ایک آئینہ در بُوری سی الماری بھی خواہ رہے اجرا کرنا چاہتا ہے۔“ اس نمائش میں ایک بارہ بُوری سی الماری بھی خواہ رکھا گیا ہے جس کا درست شٹے کا بانا ہوا ہے۔ بیان شٹے کی ایک میز رجی ہے جسے فرانس کی کمپنی پیجی مٹھن پر پیچے میز کے پانچوں سے مٹاپا ہے۔ ایک تین میزیں بھلیں گئیں جن میں سے دو تک میوزیم کی تجولی میں ہیں۔ میز پڑھتے اونکانے سے باکشی کا ایک مجسم رکھا جاوے ہے جسے بیکارہٹ نے ۱۹۰۰ میں ہوس میں منفرد و مالی میلے کے لئے بنایا تھا۔ اس طرح کابس ایک اور مجسم ہے جو ایل مین کے بقول بیکارہٹ میں لاال گز ٹھل میں رکھا جاوے ہے۔

دور حاضر میں بھی شٹے کا صوف یا شٹے کی کرسی دیکھ کر ہر فوجی حیران چاتا ہے۔ جب یہ مصنوعات ہندوستانی مہاراجاؤں کے لئے بھائی گئی تھیں تو ان کے نمونے ہوس اور لندن میں نمائشوں میں رکھے گئے تھے ایسے قی ایک موقع پر کسی تمثیلی نے کیا غوب کہا تھا کہ شٹے کے فرشتہ ”شٹے کے گرد میں رہنے والوں کے لئے بھائی گے ہیں۔“ □

اورپس میں ۱۴۰۰ کے عالمی میل میں ایک تراشیدہ کشتی رکھنی ہوئی تھی جسے چارلس واٹنیل کو رونوں ڈزان کیا تھا اور کمپنی ناواری بری ایت کرستلز نے پکارت نے شیش اور کائنس کے قالب میں نہالا یہ ان بوفرتوں میں میں ایک ہر چنوبی ہندوستانی محالوں کے سامان آرائش فرامہ کرتے ہیں مخصوص مہارت حاصل تھی، وہ کشتی نے پیکانیوں کے لال باغ پیلس میں اور ورن کے ماناؤ موجود ہے۔ دوسروی کشتی برسوں تک شاب میں رہی تب کسی شعلہ گلہک نے اسی کو خرید لیا۔ یہ ۱۸۸۹ میں بکارہٹ کی ڈزان کی ہوتی شیش اور سٹک مرمر کی ایک میز کے ساتھ ۱۹۶۴ میں پورس کی ایک نمائش میں نوادر ہوئی، یہ دو فون اشیاء اب کورنٹ میوزیم آف گلاس میں موجود ہیں۔

دانیں: اس ۵۲ سالہ کورنٹ میوزیم آف گلاس کی ۱۹۶۹ میں پھر ۲۰۰۱ میں نئی میں سے ڈزانٹنک کی گئی تلکہ شیش کی دیواروں والی گھبراویں کا سلسہ اور چھوڑکے دار ڈھلان بلند ندرودی حسن و زیبائش کی باصرت نمائش کی جاسکی۔ یہ میوزیم نیویارک استینٹ کی فنگر لیکس و ان کا لونٹی میں ہے جہاں شیشہ گری کی روایت پرالی ہے۔ کورنٹ شہر نیویارک سٹی اور نیا اگرلفائل کے درمیان واقع ہے اور یہیں کورنٹ ویرانکارہورنڈہ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

کے ۳۵،۰۰۰ مصنوعات، ڈرائیک اور ہر عہد کے ریکارڈوں سے مٹھن ہوتی ہے۔ تاش بھن میں کشتی کی اپنی مصنوعات خود بنانے کے لئے اور شٹے کے استعمال میں کی جانے والی تی خنکنا لو جیاتی ایجادات و اختراعات سے واقف کرائے کے لئے سیما روں، شیش بخلانے کے مظاہروں، شٹے کی پرانی بھیروں اور ٹیکڑیوں کی نقوش اور رکشاپوں کا نظم کیا گیا ہے۔ ان تی خنکنا لو جیوں میں ایک کا حلشن شٹے کو کلی آنچ پر تادویے سے مٹھن ہے جس کی وجہ سے صحت کاروں کو شٹے کی بڑی بڑی پاروں کو فرنگ میں ڈھانے کا ہر معلوم ہوا۔ یہ تمام چیزیں مہاراج کی نمائش کا حصہ ہیں۔